ہے، اس کی کئی قسمیں اور کئی روپ ہیں۔ وہ مسلمانوں کے اندر خاص خاص راستوں سے داخل ہوتا ہے، خدا کے دین کے ساتھ کوئی دوسرا دین، یا اس کے قانون کے ساتھ کوئی دوسرا قانون اور اس کے اقتدار کے ساتھ کسی اور کے اقتدار اور حاکمیت کو تسلیم کرنا شرک کی ایسی قسم ہے جو نسبتاً بہت وسیع پیمانے پر پھیلی رہی ہے اور جسے کم صورتوں میں محسوس کیا گیا ہے۔

مگر محمد نواز صاحب نے شرک کے متعلق اس اہم ترین پہلو کے علاوہ اور بہت سے پہلوؤں کو واضح کیا ہے اور ان سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

ہماری نگاہ میں خلوص سے لکھا ہوا یہ مقالہ قابل قدر ہے۔

تحریکِ اسلامی کے کارکن | مؤلف و ناشر: محمد اکرم جوئیہ بی اے ایل ایل بی - پتہ: ڈاکخانہ: نصیر والا ضلع میانوالی۔ قیمت درج نہیں۔

قارئینِ ترجمان القرآن مؤلف کو پہلے سے جانتے ہیں اور ان کے متعدد پمفلٹوں کا اجمالی تعارف کرایا جاچکا ہے۔ یہ تو واضح ہے کہ وہ اسلام سے محبت، تحریکِ اسلامی کے لیے جذبۂ اخلاص اور غلبۂ اسلام کے لیے قلبی اضطراب رکھتے ہیں۔ ان کی روحِ انقلاب انہی عناصر سے عبارت ہے اور اسی روحِ انقلاب کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے وہ پمفلٹوں کا ایک سلسلہ شائع کر رہے ہیں۔ زیرِ نظر پمفلٹ کا نام "تحریکِ اسلامی کے کارکن! ذرا سوچیے تو!" ہے۔ اس پمفلٹ میں ان کی انقلابی روح اس سوال کے پیرائے میں ظاہر ہوئی ہے کہ "ہمارے (ہمارے) اسلام کے علمبردار اور داعی ہونے کے باوجود" ——— "ہمارے ہوتے ہوئے بھی اندھیرا کیوں نہیں چھٹ رہا ہے" اس انقلابی سوال کا جواب انہوں نے اپنے نوجوان دل و دماغ کے ساتھ انقلابی انداز ہی میں دیا ہے اور ضروری دلائل اور حوالے بھی دیئے ہیں۔

امید ہے کہ کارکن اس مفید پمفلٹ کے لیے اکرم صاحب کے تمام پمفلٹوں کو پڑھتے رہیں گے جن کا ہم نے مختصر تعارف کرایا ہے یا کرائیں گے۔